اور بربری۔اس کتاب کی ترتیب زبانوں کے اعتبار سے ہے۔

زیر نظر کتاب علامہ سیوطی کی اس موخر الذکر کتاب 'المتوکلی' کی تدوین، تخریج اور ترجمہ پر مبنی ہے۔کتاب کے تین حصے ہیں، پہلے حصے میں مصنف، موضوع اور تصنیف کا تعارف کرایا گیا ہے، پھر زبانوں میں مستعار الفاظ کے مطالعہ کی علمی وتاریخی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔دوسرے حصے میں کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔حاشیہ میں آیات، احادیث اور کتاب میں واردروایات کی امام سیوطی کی تفسیر الدر المنثور سے تخریج کی گئی ہے اور متن میں وارد شخصیات اور کتابوں کا تعارف کرایا گیا ہے۔تیسرے حصے میں المتوکلی کا عربی متن درج کیا گیا ہے، پھر کتاب میں مذکور معرّب الفاظ کا حروف تہجی کے اعتبار سے اشاریہ دیا گیا ہے، نیز کتاب میں وارد شخصیات کی بھی فہرست پیش کی گئی ہے۔

فاضل مترجم کے پیشِ نظر المتوکلی کا صرف وہ نسخہ رہا ہے جو دار الکتب المصریۃ قاہرہ میں ہے، دیگر نسخے حاصل کر کے وہ ان کا تقابل نہیں کر سکے ہیں۔دوران تخریج جو روایات انہیں الدر المنثور میں نہیں ملیں ان کی صراحت کر دی ہے، انہیں امام سیوطی کی دیگر تحریروں میں تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی ہے، امام سیوطی نے کتنے معرّب الفاظ کو قرآن کریم میں مذکور قرار دیا ہے ان کی تعداد ایک جگہ (ص ۵۷) ۱۳۴/اور دوسری جگہ (ص ۵۰) ۱۲۶ لکھی ہے، جب کہ اشاریہ ۱۲۵/ الفاظ کا تیار کیا ہے، جس میں لفظ 'کنائس' کے ضمن میں لکھا ہے کہ 'یہ قرآنی لفظ نہیں ہے'۔

یہ کتاب قرآنیات کے ایک اہم موضوع سے متعلق ایک وقیع تصنیف کو جدید علمی انداز میں پیش کرنے کی ایک کامیاب کوشش ہے۔امید ہے علمی حلقوں میں اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ (محمد رضی الاسلام ندوی)

برصغیر ہند میں اشاعت اسلام کی تاریخ مفتی محمد مشتاق تجاروی

مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی۔۲۵، ۲۰۰۶ء، صفحات: ۱۶۴، قیمت -/ ۷۵ روپے

ہندوستان میں عہد اسلامی کی تاریخ پر یوں تو بہت سے تحقیقی کام ہوئے ہیں، لیکن کوئی ایسا قابل ذکر مستند اور تحقیقی کام اب تک منظر عام پر نہیں آیا ہے جس میں برصغیر ہند میں

اشاعت اسلام کی تاریخ پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہو۔ ہندوستان میں اسلام کی آمد کب اور کیسے ہوئی؟ اشاعتِ اسلام میں سماج کے کن طبقات نے حصہ لیا؟ کیا یہاں کے باشندوں کی بہت بڑی تعداد نے مسلم حکم رانوں کے جبر سے اسلام قبول کیا؟ ضرورت تھی کہ مستند تاریخی مراجع کی روشنی میں اس موضوع کا تجزیاتی مطالعہ کیا جائے، جس سے بہت سی غلط فہمیاں دور ہوتیں اور حقیقت نکھر کر سامنے آتی۔ زیر نظر کتاب کے ذریعے، اختصار کے ساتھ ہی سہی، اس ضرورت کی تکمیل کی کوشش کی گئی ہے۔

فاضل مصنف کا کہنا ہے کہ چار طبقات نے اشاعت اسلام میں اپنا حصہ ادا کیا ہے: صوفیہ، علماء، سلاطین اور تجّار۔ چنانچہ کتاب کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر باب میں ایک طبقہ کی تبلیغی خدمات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہر طبقہ کی شخصیات کا تذکرہ نام بہ نام کیا گیا ہے۔ مصنف کے پیش نظر عربی، فارسی، انگریزی اور اردو کے بنیادی اور ثانوی دونوں طرح کے مراجع رہے ہیں۔ انہوں نے ہر واقعہ کا حوالہ دیا ہے اور ہر نتیجۂ بحث کو مورخین کے بیانات سے مؤکد کیا ہے۔

کتاب میں سب سے زیادہ مفصّل بحث مسلم سلاطین پر ہے، اس سے کم صوفیہ، اس سے کم علماء اور سب سے کم بحث تجّار کی خدمات کے متعلق ہے (صرف ۱۶ صفحات)۔ گویا اہمیت کے پیش نظر جس طبقہ کی خدمات کو سب سے زیادہ اجاگر کرنے اور اس کی جزئی معلومات فراہم کرنے کی ضرورت تھی اسی پر سب سے کم توجہ دی گئی ہے۔ صوفیہ کی تبلیغی خدمات کے ضمن میں بھی تنقیح کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اس لیے کہ جابجا اشاعت اسلام کو ان کے کشف و کرامات کی جانب منسوب کیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر مضامین کی تکرار ملتی ہے، مثلاً ص ۲۵، ۲۶ کے اقتباسات ص ۳۹، ۴۰، ۵۹، ۱۱۱ پر بھی موجود ہیں۔ شخصیات کے ذیل میں کہیں کہیں ضمنی طور پر دیگر شخصیات کا ذکر آ گیا ہے۔

زیر نظر کتاب برصغیر میں اشاعت اسلام کی تاریخ کے مختلف گوشوں کا احاطہ کرتی ہے۔ یہ اپنے موضوع پر ایک مفید اور اہم علمی کاوش ہے، اس پر فاضل مصنف مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (م۔ر۔ن)